تعدد ازدواج کی اہم ذمہ داریاں

(فرمودہ ۵- ستمبر ۱۹۲۵ء)

۵- ستمبر ۱۹۲۵ء بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جناب حافظ روشن علی صاحب کا نکاح ثانی امتہ المجید بنت ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ساتھ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ لہ

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

جماعت کا امام ہونا بھی انسان کے لئے جہاں بہت سی برکتوں کا موجب ہوتا ہے وہاں اس کو بعض دفعہ لاینحل عقدوں میں ڈال دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قادیان کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا۔ دوستوں نے انہیں سمجھانا چاہا بہت نصیحتیں کیں مگر انہوں نے خیال کیا ہمارا فیصلہ سوائے انگریزی عدالت کے نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک کو دوسرے پر بدظنی تھی اور خیال تھا کہ میں نے اگر بات مان لی تو دوسرے کو فائدہ ہو جائے گا اس لئے انہوں نے ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کردی۔ پھر جس دن ان کے مقدمہ کی پیشی ہو وہ خود یا ان کے قائم مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہیں کہ آپ دعا کریں خدا کامیابی دے اس پر حضرت مسیح موعودؑ بہت ہنسا کرتے اور فرماتے دونوں میرے مرید ہیں اور دونوں سے مجھے تعلق ہے میں کس کے لئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور کس کے لئے دعا کروں کہ وہ جیتے۔ ہم تو یہی دعا کرتے ہیں دونوں میں سے جو سچا ہے وہ جیت جائے اور اسے اپنا حق مل جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے۔ فرماتے اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی۔ دوسری مالیوں کے ہاں جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی۔ لوگ کہتے اسے کیا ہوا ہے۔ وہ کہے ایک بیٹی ہے نہیں۔ اگر بارش ہوگئی تو جو کمہاروں کے ہاں ہے وہ نہیں۔ اور اگر نہ ہوئی تو جو مالیوں کے گھر ہے وہ نہیں۔ کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ترکاریاں نہ ہوں گی اور اگر ہوگئی تو کمہارن کے برتن خراب ہو جائیں گے۔

میں نے سوچا ہے ہماری مثال کئی دفعہ ایسی ہی ہوتی ہے۔ خصوصاً دوسری شادی کے وقت۔ وہ شادی ہوتی ہے ایک فریق کے لئے لیکن عورتوں میں قدرتاً اس کے خلاف احساس ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ احساس جو عورتوں کو دوسری شادی کے خلاف ہوتا ہے اسے وہ شریعت کے احترام کی وجہ سے اور اپنی شرافت کے باعث دباتی ہیں مگر درحقیقت ان کے دل کے کونہ میں ایک چنگاری جل رہی ہوتی ہے اور خواہ اس میں سے دھواں نہ نکل رہا ہو مگر راکھ کے نیچے آگ ضرور دبی ہوتی ہے اور عورت کا دل اسے محسوس کر رہا ہوتا ہے اس لئے اگر وہ دوسری شادی کرنے کو برا نہ کہے تو یہ ضرور کہتی ہے کہ اگر دوسری شادی نہ ہوتی تو اچھا ہوتا وہ عورتیں نادان اور بیوقوف ہیں جو دوسری شادی کو برا کہہ کر کافر بنتی ہیں کیونکہ ان کے لئے ایک راستہ کھلا ہے اور وہ ان کے نفس کی یہ خواہش ہے کہ اگر دوسری شادی نہ ہو تو اچھا ہوتا اور یہ خواہش کوئی گناہ نہیں۔ جائز بات کے لئے بھی انسان کہہ سکتا ہے مثلاً ایک شخص ایسی جگہ نوکر ہو جو اسے کسی وجہ سے ناپسند ہو تو یہ کہنے میں کوئی گناہ نہیں کہ اگر میں یہاں نوکر نہ ہوتا تو اچھا ہوتا۔

میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ مرد کی دوسری شادی پہلی عورت میں ضرور جذبہ افسردگی پیدا کرتی ہے۔ یہاں ایک شخص کی دوسری شادی ہوئی۔ چونکہ عام طور پر لوگ جانتے ہیں اس لئے میں نام لیتا ہی نہیں اس شادی میں مجھے دخل دینا چاہئے تھا لیکن باوجود اس کے میں نے دخل نہ دیا تھا۔ ان سے میرے ایسے تعلقات تھے کہ ایک دوسرے سے رابطہ کلام زیادہ ہوتا ہے مگر میں نے شادی کے معاملہ میں کوئی دخل نہ دیا تھا۔ لیکن شادی کے بعد میں نے دیکھا ان کی پہلی بیوی مجھ سے پانچ سال تک ناراض رہی۔ وہ یہی کہتی تھی کہ دوسری شادی انہوں نے

ہی کرائی ہے حالانکہ تعلقات کے لحاظ سے مجھے چاہئے تھا کہ میں کراتا مگر میں نے دخل نہیں دیا تھا۔ شادی کے بعد پانچ سال تک ان کی پہلی بیوی نے مجھے سلام تک نہ کیا۔ یہ اس قسم کے واقعات ہیں کہ ہماری مثال مالن کی سی ہو جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بزدلی ہے کہ انسان اپنے فرائض کو لوگوں کے خیالات اور آراء کے ڈر سے چھوڑ دے اس لئے میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ آج مجھ سے دو شخصوں نے سوال کیا کہ کیا آپ خود نکاح پڑھائیں گے۔ ان میں سے ایک کا تو مجھ پر ادب واجب تھا اس لئے ان کو اتنا ہی جواب دیا ہاں میں ہی پڑھاؤں گا مگر دوسرے سے میں نے کہا میں نہیں پڑھاؤں گا تو کیا تم پڑھاؤ گے۔ دراصل ان کا یہ سوال کرنا تحریک تھی اس بات کی کہ تم دو فائروں میں اپنے آپ کو کیوں کھڑا کرتے ہو لیکن یہ سخت غلطی ہے کہ انسان اس قسم کی باتوں سے ڈر جائے۔ اس کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر اور نیک نیتی سے ادا کرے۔ پھر اگر اس پر کسی کو ناجائز ناراضگی پیدا ہوتی ہے تو اس کی پرواہ نہ کرے۔ باقی ہماری مثال اسی مالن والی ہے جو چاہتی ہے کہ اس کی دونوں لڑکیاں آباد رہیں۔ ہماری بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ طرفین راضی رہیں لیکن اگر کوئی مجبوری پیش آئے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو انسان کو قبول کرنا چاہئے۔

دوسری شادی کے متعلق دوست جانتے ہیں۔ میری یہی رائے ہے کہ جو دوسری شادی کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے اسلام پسند کرتا ہے۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے اور اس کی وجہ سے میری پہلی رائے کسی قدر بدلی ہے کہ لاکھوں کروڑوں میں سے کوئی انسان ہوتا ہے جو دوسری شادی کی برداشت کی طاقت رکھتا ہے۔ مسئلہ کے لحاظ سے تو میری وہی رائے ہے جو پہلے تھی مگر مردوں کے حالات دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو عورتوں میں انصاف کرنا چاہیں ان میں سے بہت سے نہیں کر سکتے۔ ادھر عورتوں میں جو بردباری اور تحمل ہونا چاہئے وہ نہیں ہے ایسی حالت میں اگر کوئی انسان ان مشکلات کو حل نہیں کر سکتا اور جماعت کے متعلق میرا جو تجربہ ہے وہ یہی ہے کہ اکثر لوگ نہیں کر سکتے تو میں یہی کہوں گا کہ لوگ اپنے ایمان، اپنی بیویوں کے ایمان اور دوسرے لوگوں کے ایمان کی حفاظت کی خاطر ایک ہی بیوی کریں۔

شاید یہ وجہ ہو کہ تعلیم زیادہ ہونے کی وجہ سے احساسات کمزور ہو گئے ہیں اور جو قوت برداشت پہلے لوگوں میں پائی جاتی تھی وہ اب نہیں رہی۔ مگر کچھ ہو نظر یہی آتا ہے کہ مرد پوری طرح احساسات اور جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور عورتیں اس بردباری کو جو ہر مومنہ کا

کام ہے استعمال نہیں کرتیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں اور حقیر معاملات کو اتنا بڑھا دیتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ادھر مرد میلان طبع کو قابو میں نہیں رکھ سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو انگشت نمائی اور دشمنوں کو ہنسی کا موقع ملتا ہے۔ گھروں میں فتنہ و فساد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گھر جس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس سے انسان جنت کا لطف اٹھائے۔ دوزخ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ جب انسان کام کرتا کرتا تھک جائے اور آرام کا محتاج ہو تو اس وقت گھر میں آئے اور کوئی گھڑی خوشی کی گزار سکے۔ لیکن اگر انسان اپنی بے احتیاطی سے ایسی حالت پیدا کرلے یعنی دوسری شادی کے متعلق یا تو اپنے نفس کا اندازہ غلط لگائے یا جن عورتوں سے اس نے گزارہ کرنا ہے ان کا اندازہ غلط کرلے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھر اس کے لئے دوزخ بن جاتا ہے۔ وہ انسان حیوانوں میں زیادہ آرام سے گھڑی گزار سکتا ہے بہ نسبت دو بد خو اور اپنی عادتوں پر قابو نہ رکھنے والی عورتوں میں رہنے کے۔ اور ایسے انسان کا بے شادی رہنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ لوگوں کو انگشت نمائی کا موقع دے اور زبان طعن اسلام کے خلاف کھلوائے۔

لیکن باوجود ان مشکلات کے اس سے زیادہ بیوقوفی نہیں ہو سکتی کہ کہیں خدا نے ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کا حکم نہیں دیا۔ انسانوں کو ایسے حالات پیش آتے ہیں کہ دوسری شادی نہ صرف جائز ہوتی ہے کیونکہ جائز کا تو ہر مسلمان قائل ہے بلکہ ضروری ہوتی ہے۔ قوم کے لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ ایک انسان دوسری شادی کرے۔ اس لئے جس طرح اس شخص کے لئے جو دو عورتوں میں انصاف نہیں کر سکتا یا ایسی بیویاں نہیں پا سکتا جو بردباری سے گزارہ کر سکیں میں کہوں گا اسے دوسری شادی نہیں کرنی چاہئے اور اگر وہ کرتا ہے تو مجرم ہے اسی طرح جو شخص قومی، تمدنی، مذہبی ضرورت کے وقت دوسری شادی کرنے سے جی چراتا ہے وہ بھی میرے نزدیک ویسا ہی مجرم ہے۔ آگے رہا یہ امر کہ یہ حالات کیا ہوتے ہیں ہر انسان کے متعلق غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں اور اس کے لئے سب سے بڑا قاضی انسان کا اپنا نفس ہے۔ دوسرے لوگ کسی کے متعلق شادی کے بعد فیصلہ کر سکتے ہیں مگر بہت سے انسان اپنے نفس کے ذریعے شادی سے پہلے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے بعد انسان کے ذاتی معاملات کا کوئی جج ہے تو وہ اس کا اپنا نفس ہے۔ اس کے لئے کوئی قواعد نہیں بیان کئے جا سکتے۔ خود اس انسان پر اس معمہ کا حل چھوڑا جاتا ہے جس کے سامنے یہ پیش ہو کہ وہ اسے

حل کرے۔ پھر اگر وہ درست کرے گا تو لَهَا مَا كَسَبَتْ اور اگر وہ غلطی کرے گا تو عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؎۲

درحقیقت اسلامی احکام کو تسلیم کر کے انسان اگر عدل کی کوشش کرے تو دوسری شادی اس کے لئے اس طرح ٹھوکر اور تکلیف کا باعث نہ ہو جس طرح عام طور پر ہوتی ہے کیونکہ انسان اپنے لئے مشکل خود پیدا کرتا ہے اور اپنے لئے جہنم خود تیار کرتا ہے۔ دوسروں کی ملامت کی اسے ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ملامت اپنے نفس سے اور جہنم گھر سے پیدا ہوتی ہے۔ آسمان سے آگ یا باہر سے شعلہ آنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر ایک نفس پرست انسان ایک بیوی کو مکھی کی طرح نکال دے اور دوسری کے ساتھ عیش و عشرت کرنا شروع کر دے تو اگر وہ کوشش کرے کہ جہنم سے بھاگ جاؤں تو کہاں بھاگ سکتا ہے۔ اگر ایک جہنم سے بھاگے تو دوسری اس کے لئے تیار ہے۔ ہاں جو خود اپنی غلطی محسوس کر کے اس جہنم میں کود پڑتا ہے وہ بڑے جہنم سے بچ جاتا ہے مگر جو ایسا نہیں کرتا اس کے لئے اور جہنم جو بہت سخت ہے تیار ہوتی ہے اور رسول کریم ﷺ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا انسان قیامت کے دن آدھا اٹھایا جائے گا۔ ؎۳ اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جنتی سالم اٹھایا جائے گا اس لئے آدھے دھڑ والا دوزخی ہوگا۔

پس دوسری شادی کا سوال نہایت اہم اور نازک سوال ہے جسے دوستوں کی توجہ کے لئے میں پھر پیش کرتا ہوں یہ نہیں کہ اس خطبہ کو جو میں پڑھ رہا ہوں اس نکاح سے خاص تعلق ہے بلکہ ہر بات کے لئے کوئی تقریب چاہیئے۔ کسی نے کہا ہے۔ ؎

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیئے

سیاسی لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بات کہنا چاہتے ہیں تو ان لوگوں کی طرف سے دعوت کرا دیتے ہیں جن کے متعلق وہ ہوتی ہے اور پھر اس موقع پر بیان کر دیتے ہیں۔ چونکہ نکاح کے متعلق کچھ کہنے کا بہترین موقع نکاح ہی ہے اور دوسری شادی کے لئے کچھ کہنے کے لئے دوسرے نکاح کا موقع۔ اس لئے میں اس وقت یہ سوال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کئی لوگ ہیں جو دوسری شادی کرتے ہیں تو پہلی بیوی کو معلقہ بنا دیتے ہیں اور اس سے حسن سلوک نہیں کرتے۔ یا ایسا ہوتا ہے کہ پہلی یا پچھلی بیوی خاوند کے لئے اس طرح جہنم تیار کر دیتی ہے کہ اس کا محبت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ دوسرا ان باتوں کو بہت معمولی سمجھتا ہے اور وہ بہت چھوٹی

چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن دلوں کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہیں کہ پھر وہ جڑ نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے یہ بات سنی ہے جو نصیحت کے لئے قصہ بنایا گیا ہے۔ کہتے ہیں کسی شخص کا ریچھ سے دوستانہ تھا۔ وہ ریچھ کو روزانہ اپنے گھر لے آتا اور خاطر تواضع کرتا۔ ایک دن ریچھ کے سامنے اس کی بیوی نے اسے ملامت کرتے ہوئے کہا یہ بھی کوئی دوستی کے قابل ہے جسے تم نے دوست بنایا ہوا ہے۔ یہ سن کر ریچھ نے اس شخص سے کہا (مثالوں میں حیوان بھی باتیں کرسکتے ہیں) میرے ماتھے پر تلوار مار۔ اس نے انکار کیا تو ریچھ نے کہا مار ورنہ میری تجھ سے دوستی نہ رہے گی۔ آخر اس نے تلوار ماری جس سے ریچھ زخمی ہوگیا اور چلا گیا۔ ایک لمبے عرصے کے بعد ایک دن پھر وہ آیا اور آکر کہنے لگا دیکھو وہ تلوار کا نشان کہیں ہے۔ اس نے کہا کہیں نہیں۔ وہ کہنے لگا دیکھو تلوار کا نشان کہیں نہیں ملتا لیکن اے عورت! جو بات تو نے کہی تھی آج تک اس کا نشان میرے سینہ پر قائم ہے۔

تو بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن ان کے زخم ہمیشہ قائم رہتے ہیں دوسرے ان کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایسی باتیں کبھی مرد کی طرف سے ہوتی ہیں اور کبھی عورت کی طرف سے جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھر جہنم بن جاتا ہے۔

اس لئے ہماری جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی ضرورت پیش آئے تو نفس کو سمجھائیں کہ گزارہ کرسکے اور وہ سختی اٹھا کر بھی گھر کا ایسا انتظام کریں کہ نہ ان کے لئے گھر جہنم بنے اور نہ دوسروں کو اعتراض کا موقع ملے اور اگر کبھی کوئی بات پیدا بھی ہو تو عمدگی کے ساتھ دب جائے یوں لڑائی تو رسول کریم ﷺ کی بیویوں میں بھی ہوجاتی تھی مگر آپ ایسی حکمت اور عمدگی سے ٹلا دیتے تھے کہ کسی کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ رہتی تھی۔

اس وقت میں حافظ روشن علی صاحب کے دوسرے نکاح کا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی شادی کو بابرکت بنائے۔ ان کے ہاں اولاد تو ہے مگر نرینہ اولاد نہیں اس لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نرینہ اولاد دے اور دونوں بیویوں سے دے۔

(الفضل ۶۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۶، ۷)

۱؎ الفضل ۱۰۔ ستمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۱

۲؎ البقرۃ: ۲۸۷

۳؎ ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی التسویۃ بین الضرائر